Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۵ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۱۹ اخاء ۱۳۵۶ ہش ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ اخاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء علیہم السلام ایسا دل اور حوصلہ رکھتے ہیں کہ وہ ہر طرح کے مصائب برداشت کر سکتے ہیں

ہر شخص کو جدا جدا طاقتیں عطا ہوئی ہیں انہی کے موافق وہ کام کر سکتا ہے

"ہر شخص اپنے قویٰ کے موافق کام کرتا ہے۔ کُل یعمل علیٰ شاکلتہٖ۔ بعض لوگ دُنیاداری میں بڑے کامل ہوتے ہیں اور بعض سادہ ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دیکھا کہ لوگ کھجور کو پیوند کر رہے ہیں یہ پیوند نر کا مادہ کو ہوتا ہے آپؐ نے ان کو منع فرمایا انہوں نے نہ لگایا۔ اس سال کھجوریں نہ لگیں تو آپؐ نے فرمایا انتم اعلم بامور دُنیا یعنی تم اپنے دنیوی معاملات کو زیادہ جانتے ہو۔

انبیاء علیہم السلام باوجود اس کے کہ بڑے قوی الحوصلہ اور صاحبِ ہمّت لوگ ہوتے ہیں لیکن اگر انہیں قلبہ رانی کے لئے کہا جاوے تو انہیں کب توفیق ہو سکتی ہے اِس لئے کہ وہ اس غرض کے لئے بنائے ہی نہیں گئے۔ جس مقصد اور غرض کے لئے وہ آتے ہیں اور اس راہ میں جو تکالیف اور مصائب انہیں اُٹھانے پڑتے ہیں کوئی دوسرا شخص دُنیا کا خواہ وہ کیسا ہی بہادر اور تنومند کیوں نہ ہو وہ ان مُشکلات کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السّلام کو کچھ ایسا دل اور حوصلہ عطا کرتا ہے کہ وہ بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ ان کو برداشت کرتے ہیں۔

خود انسان کو دیکھو کہ باوجود اس کے کہ بڑا عقلمند ہے اور عجیب عجیب ایجادیں کرتا ہے مگر بئے کا سا گھونسلہ نہیں بنا سکتا اِس لئے کہ اس قسم کے قویٰ اسے نہیں ملے۔ مکّھی شہد بناتی ہے انسان کا کیا مقدور ہے کہ اس قسم کا شہد بنا سکے۔ وہی بوٹیاں موجود ہیں مگر انسان عاجز ہے۔ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جدا جدا طاقت دی ہے۔ اسی طرح ایک طبقہ وہ ہے جس کو روحانی قوّتیں دی جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۷۹)

بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء مکرم کیپٹن سلیم احمد صاحب کی بچی صدف سلیم صاحبہ کا نکاح عزیزم مجاہد حمید صاحب ابن محترم قاضی عبدالحمید صاحب مرحوم کے ہمراہ محترم مولوی عبدالمجید صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی نے بعوض ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

عزیزہ صدف سلیم محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف کامٹی کی پوتی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے اور عزیزم مجاہد حمید ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ آف امرتسر کے پڑپوتے ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار نعیم احمد خان۔ کراچی)

میری اکلوتی بچی عزیزہ امۃ السلام اہلیہ محمد یوسف صاحب بٹ ایک ماہ سے بیمار ہے اب بیماری زیادہ شدت اختیار کر گئی ہے سب بہنوں اور بھائیوں سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عالم بی بی اہلیہ احمد دین صاحب مرحوم ربوہ)

عشرہ وصولی خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ ۲۰ تا ۳۰ اکتوبر عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔ قائدینِ اضلاع سے گزارش ہے کہ اِس عشرہ کے دَوران اپنے ضلع کی تمام مجالس سے چندہ جات خدام اور اطفال کی سو فیصد وصولی کی کوشش فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ر اخاء ۱۳۵۶ھش
۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

بنی اسرائیل کا نقضِ عہد اور اس کا عبرتناک انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے حالات کا بہت تفصیل سے ذکر کیا ہے اس لئے کہ اُن پر اللہ تعالیٰ نے بے انتہا فضل نازل کئے، نبوّت و بادشاہت کے انعاموں سے انہیں سرفراز فرمایا حتیٰ کہ اپنے زمانہ کی تمام قوموں پر انہیں فضیلت بخشی۔ اتنے افضال و انعامات کے باوجود انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ ہر اُس عہد کو جو خدا تعالیٰ نے اُن سے لیا تھا انہوں نے توڑا، شرک کے وہ مرتکب ہوئے، اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو اُنہوں نے قتل کیا، شریعت کو انہوں نے بدل ڈالا، خونریزی اور ظلم کا ارتکاب انہوں نے کیا، الغرض کوئی نافرمانی ایسی نہ تھی جو انہوں نے نہ کی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ وہی قوم جسے اُس کے اپنے زمانہ کی تمام قوموں پر فضیلت بخشی گئی تھی سب سے بڑھ کر گمراہ قوم قرار دی گئی اور خود خدا تعالیٰ نے اُن پر لعنت بھیجی چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس عبرتناک حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ (المائدہ آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور اُن (یعنی بنی اسرائیل) کے اپنا پختہ عہد توڑ دینے کے سبب سے ہم نے اُن پر لعنت کی تھی اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا تھا چنانچہ وہ (کتاب کے) الفاظ کو ان کی جگہوں سے ادل بدل دیتے ہیں اور جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اُس کا ایک حصہ بھلا بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے ضمن میں اُن عہدوں کی بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے جو اُس نے اُن سے لئے تھے اور جنہیں انہوں نے ایک ایک کر کے توڑا اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کے مورد بنے۔ فی الوقت ہم اُن عہدوں میں سے ایک عہد کا ذکر کر کے اُن کی نافرمانی کو کسی قدر تفصیل سے آشکار کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے اور اس نقضِ عہد کے عبرتناک انجام کو کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس خاص عہد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۸۵)

ترجمہ:۔ اور اُس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے (اے بنی اسرائیل!) تم سے عہد لیا تھا کہ تم (آپس میں) اپنے خون نہ بہاؤ گے اور اپنے آپ کو (یعنی اپنی قوم کے لوگوں کو) اپنے گھروں سے نہ نکالو گے اور تم نے (اس کا) اقرار کر لیا تھا اور تم (اس عہد کے متعلق ہمیشہ) گواہی دیتے رہے ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود کے دو تمدنی نقائص بیان کئے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اُن میں خاص طور پر پائے جاتے تھے اور جن کے وہ اکثر مرتکب ہوا کرتے تھے اور وہ نقائص یہ تھے کہ اول وہ آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانے سے دریغ نہ کرتے تھے اور دوسرے یہ کہ خود اپنی ہی قوم کے افراد کو ظلم کی راہ سے اُن کے گھروں سے نکال باہر کرتے تھے۔ اُنہیں اُس وقت تک اُن کے گھروں میں نہ آنے دیتے تھے جب تک اُن کے رشتہ دار یا قبیلے والے فدیہ دیکر اُنہیں نہ چھڑا لیتے یا پھر وہ انہیں اپنا غلام بنا لیتے تھے۔ یہ دونوں باتیں ان کی شریعت میں ممنوع تھیں اور خدا تعالیٰ نے اُن سے عہد لیا تھا کہ وہ ان دونوں جرائم کے مرتکب نہ ہوں گے۔ سو خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے اور بہت سی باتوں کے علاوہ خاص طور پر یہ عہد بھی لیا تھا کہ اوّل یہ کہ تم ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے۔ دوم یہ کہ خود اپنی ہی قوم کے لوگوں کو اُن کے گھروں سے بے دخل نہیں کرو گے۔

یہود نے شریعت کی سراسر خلاف ورزی کرتے ہوئے اور دوسرے عہدوں کی طرح خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے اس عہد کو بھی توڑا اور اس طرح خدائی لعنت کے مورد ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نقضِ عہد اور اس کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ پھر تم لوگ ہی ہو کہ (اس عہد کے باوجود) آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو اور اپنے میں سے ایک جماعت کو گناہ اور ظلم کے ساتھ (اُنکے دشمنوں کی) مدد کرتے ہوئے اُن کے گھروں سے نکال دیتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہو کر (مدد مانگنے کے لئے) آئیں تو تم فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو گو حقیقتاً ان کا (گھروں سے) نکالنا بھی تم پر حرام کیا گیا تھا۔ تو کیا تم کتاب کے ایک حصّہ پر تو ایمان لاتے ہو اور ایک حصہ کا انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں ان کی سزا اس (جہان کی) زندگی میں ہی رسوائی (اُٹھانے) کے سوا اور کیا ہے (جو انہیں ملے گی) اور وہ قیامت کے دن اس سے بھی سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے ہرگز بے خبر نہیں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ لوگوں کو بلا جواز قتل کرنا اور ان کو ان کے گھروں سے بے دخل کر کے ان پر قبضہ جمانا دو نہایت ہی خطرناک معاشرتی گناہ ہیں۔ بنی اسرائیل ان دونوں گناہوں کے مرتکب ہوئے اور اس ارتکاب کے سبب دنیا میں رسوائی اُن کے حصہ میں آئی اور اس سے کہیں بڑھ کر آخرت کا عذاب اُن کے لئے مقدر کیا گیا۔ ظلم کے آئینہ داران دو گناہوں کے نتیجہ میں ان کی ساری بڑائی اور فضیلت خاک میں مل کر رہ گئی۔ ان کا شریعت کا حامل ہونا اور اس بنا پر خدائی افضال و انعامات کا مورد ہونا ان کے کچھ کام نہ آیا اور آخر انہیں اپنے کئے کی سزا مل کر رہی۔

الغرض خود اپنے ہی لوگوں کو کسی موہوم بات کی آڑ لے کر ہلاک کرنا اور کسی ایک گروہ کے افراد کو ظلم کا تختہ مشق بنا کر اُن کے گھروں سے بے دخل کرنا دو نہایت ہی خطرناک گناہ ہیں جن کی سزا ذلت و رسوائی کی شکل میں اسی دنیا میں اور عذابِ الیم کی شکل میں اگلے جہان میں مل کر رہتی ہے۔

دعویٰ دارانِ محبّت تو کئی لوگ ہوئے

دشمنِ صنعتِ آئینہ گری لوگ ہوئے
کیسے احساسِ مروّت سے تہی لوگ ہوئے

دل ہمارے تو رہِ یار میں ہیں اٹکے ہوئے
اور دلدادۂ بے راہروی لوگ ہوئے

سربریدۂ غمِ ملّت میں ہوئے کتنے حسینؓ
مبتلائے غمِ دوراں تو سبھی لوگ ہوئے

ہم نے تپتے ہوئے صحراؤں کو سیراب کیا
لبِ دریا شاکیٔ تشنہ لبی لوگ ہوئے

کتنے منصور تھے جو دار و رسن تک آئے
دعویٰ دارانِ محبّت تو کئی لوگ ہوئے

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسرِ صلیب

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی:

اسلامی کتب میں آنے والے مسیحؑ کا سب سے اہم کام کسرِ صلیب بیان کیا گیا ہے اور جماعت احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا مقدس مسیحؑ تسلیم کرتی ہے۔ حضورؑ نے کسرِ صلیب کا کارنامہ جس رنگ میں سرانجام دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ عیسائی دنیا کا نظریہ تھا کہ یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر لٹکا کر مار دیا تھا۔ اور اس طرح خداوند مسیح گناہ گاروں کے لئے کفارہ ہو گئے تھے اور پھر صلیب پر مرنے کے بعد تیسرے دن آپ زندہ ہو گئے اور اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور دو اڑھائی ہزار سال سے اب تک بغیر کچھ کھائے پیئے ۳۳ سال کے جوان کی صورت میں چلے آرہے ہیں اور آئندہ کسی وقت اللہ تعالیٰ اُنھیں لوگوں کی اصلاح کے لئے دوبارہ نازل کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹھوس طریق پر اس عقیدہ کا بطلان کیا اور اناجیل کے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصریؑ کو صلیب پر لٹکایا تو گیا تھا مگر آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لعنتی فوت سے بچا لیا تھا۔ چنانچہ آپ کو بے ہوشی کی حالت میں صلیب سے اتار لیا گیا تھا۔ حضورؑ نے بائیبل سے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا کہ جتنا عرصہ مسیح ناصریؑ صلیب پر لٹکے رہے وہ انسان کی موت کا باعث نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جب پیلاطوس کو مسیحؑ کے مرنے کی اطلاع دی گئی تو اسے تعجب ہوا کہ حضرت مسیحؑ اتنی جلدی مر گئے۔

(مرقس باب ۱۵۔ آیت ۴۵)

جب حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا تو یہودیوں نے درخواست کی کہ ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۱) مگر ان کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں (یوحنا باب ۱۹۔ آیت ۳۳) اس کے برعکس مسیحؑ کے ساتھ صلیب دیئے دو اشخاص کی ٹانگیں معمول کے مطابق توڑ دی گئیں (یوحنا باب ۱۹۔ آیت ۳۲) نیز انجیل میں یہ بھی مرقوم ہے کہ جب ایک سپاہی نے بھالے سے حضرت مسیحؑ کی پسلی چھیدی تو فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا (یوحنا باب ۱۹۔ آیت ۳۴) ان تمام باتوں سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی۔ انھیں صلیب پر لٹکایا تو گیا تھا۔ مگر حکمتِ الٰہی کے ماتحت زندہ اتار لیا گیا تھا۔ پس جب یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں مرے تھے۔ تو ان کے دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر جانے اور دو اڑھائی ہزار سال سے آسمان پر زندہ ہونے اور دوبارہ اس دنیا میں نازل ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اس طرح عیسائیت اور کفارہ کی تمام عمارت دھڑام سے زمین پر آ گرتی ہے۔

ایک سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ جی نے اس تعلق میں بیان کیا ہے:۔

"دنیا کے ایک مشہور مذہب کے ایک بزرگ تھے انہیں ایک خط میں جو اب اس مذہب کی کتاب کا حصہ ہے لکھا ہے کہ اگر ہمارا بانی مر کر زندہ نہیں ہوا تو ہمارا ایمان بے معنی ہے گویا کہ اگر مرنا اور مر کر زندہ ہونے کا تاریخی واقعہ غلط ثابت ہو جائے تو امت کا ایمان بھی غلط ثابت ہو گیا۔ تمام مذہب کی بنیاد اس ایک واقعہ پر ہے۔"

(گورپرتاپ سورج گرنتھ صحیفات ص۲۷)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

"عیسائی مذہب کا انحصار ایک تاریخی واقعہ پر ہے اور ان کا پولوس خود کہتا ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر کر زندہ نہیں ہوئے تو ہمارا مذہب بے معنی ہے...... اگر عیسائیوں کے علاوہ دوسرے تحقیق پسند لوگ تاریخ کی جانچ پڑتال کر کے یہ ثابت کر دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر کر زندہ نہیں ہوئے تو اتنا بڑا مذہب سمجھو کہ ختم ہو گیا۔"

(اخبار خالصہ سماچار امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء)

ان مندرجہ بالا حوالہ جات میں جس خط کا ذکر ہے وہ انجیل میں درج ہے اور یوں ہے:۔

"اگر مسیحؑ نہیں جی اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی۔ بلکہ ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے خدا کی بابت یہ گواہی دی کہ اس نے مسیحؑ کو جلا دیا حالانکہ نہیں جلایا...... اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔ تم اب تک گناہوں میں گرفتار ہو۔ بلکہ جو مسیح میں سو گئے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔"

(کرنتھیوں باب ۱۵۔ آیت ۱۴ تا ۱۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر مر کر زندہ ہونا تو بڑی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اناجیل کے حوالہ جات پیش کر کے ایک اور طرح ثابت کر دیا کہ آپ کی وفات صلیب پر ہوئی ہی نہیں بلکہ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے پس جب حضرت مسیح صلیب پر مرے ہی نہیں تو ان کے دوبارہ زندہ ہونے کا کوئی سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا آسمان پر جانا اور دوبارہ آنا بھی خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

ایک عیسائی عالم مسٹر [illegible] نے بیان کیا ہے

"یسوع مسیحؑ کو مردوں کی طرح صرف چند گھنٹے بعد ہی اتار لیا گیا تھا۔ یہ اس بات کا کافی سے زیادہ ثبوت ہے کہ مسیحؑ در حقیقت صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ صرف بے ہوش ہو گئے تھے"

(والیم [illegible] ص۲۸۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اس سلسلہ میں دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ صلیب سے زندہ اتارے جانے کے بعد جناب مسیح ناصری ہندوستان کی طرف تشریف لے گئے اور کشمیر کے شہر سری نگر میں آباد ہو گئے اور وہاں پر آپ نے اپنی بقیہ زندگی بسر کی۔ اور وہاں ہی طبعی موت مر گئے اور محلہ خانیار میں دفن کئے گئے۔ وہاں پر ان کی قبر اب بھی موجود ہے۔ ایک بھارتی روزنامہ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے:۔

"سری نگر (نگر) میں ایک مقبرہ موجود ہے۔ اور احمدیہ فرقہ کے بانی میرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) اسے حضرت مسیح کی قبر کہہ گئے ہیں۔ احمدیہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت طوفان رک گیا تو حضرت مسیح کو صلیب سے اتار لیا گیا۔ وہ فوت نہیں ہوئے تھے۔ صرف بے ہوش ہو گئے تھے۔"

(دا جیت جالندھر ۲۵ نومبر ۱۹۶۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ کی اس قبر سے متعلق اپنی مشہور و معروف کتاب "ست بچن" میں یہ فرمایا ہے:۔

"اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہو گا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے کیونکہ یہ لفظ عبرانی سے مشابہ ہے۔ مگر ایک محقق نظر کے بعد نہایت آسانی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین یا اسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اسی کے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ "یسوع صاحب" ہے پھر اجنبی زبان میں بکثرت مستعمل ہو کر یوز آسف بن گیا لیکن میرے نزدیک یوز آسف اسم با مسمّٰی ہے"

(ست بچن صفحہ ۱۶۳)

ست بچن کے حاشیہ میں حضورؑ نے فرمایا ہے:

"[illegible] شمالی کی جانب گلی میں کوچہ میں ملے گی اس کوچہ کا نام خانیار ہے"

(ست بچن حاشیہ ص۱۶۳)

حضور علیہ السلام نے اپنے اس نظریہ کو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ نہیں ہیں بلکہ آپ واقعہ صلیب کے بعد ہجرت کر کے کشمیر آ گئے تھے اور وہاں پر آپ نے طبعی عمر گزار کر وفات پائی تھی اور دفن کئے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے خوب زور سے پھیلایا۔ یہاں تک کہ تمام دنیا میں حضورؑ کی آواز جا پہنچی۔ امریکہ کے ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کو جب اس کا علم ہوا تو وہ سٹپٹا اٹھا اور اس نے اس بارہ میں کوئی تحقیق کرنے کی بجائے بڑے متکبرانہ انداز میں لکھا کہ:-

"ہندوستان میں ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ مگر تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں۔"

(اخبار نیوز آف ہیلنگ امریکہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء منقول از مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۵۶۶)

چاہیئے تو یہ تھا کہ امریکہ کے یہ ڈاکٹر صاحب عقلی اور نقلی دلائل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس انکشاف پر غور کرتے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور یہ ثابت کرتے کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں اور دوبارہ اس دنیا میں نازل ہو کر اصلاح خلق کا کام سرانجام دیں گے اور کشمیر کے شہر سرینگر کے محلہ خانیار میں جو قبر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں مگر آپ نے یہ سیدھا راستہ اختیار کرنے کی بجائے تکبر کی راہ لی اور قدرت نے ان سے خوفناک انتقام لیا اور دنوں میں ہی ان کا نام دنیا سے مٹا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں ڈاکٹر ڈوئی کے اس خوفناک انجام کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے۔ محققین اس سلسلہ میں حقیقۃ الوحی اور مجموعہ اشتہارات وغیرہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں

قدرت کا عجیب کرشمہ دیکھو کہ آج اسی امریکہ میں جو ڈاکٹر ڈوئی کا وطن ہے ایسے عالم پیدا ہو گئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ نظریہ کی تائید کر رہے ہیں چنانچہ لندن کے مشہور و معروف اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے حال ہی میں یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ:-

"ڈاکٹر A. FABER KAISER جو موازنہ مذاہب عالم کے ایک امریکن پروفیسر ہیں۔ نے دعویٰ کیا ہے کہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور اس کے بعد بھی زندہ رہے ہیں اور سرینگر میں مدفون ہیں۔ اپنی ایک نئی شائع شدہ کتاب میں وہ مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت ہوئے

ڈاکٹر A.FABER KAISER حضرت مسیح (علیہ السلام) کے ایک لمبے سفر کا بھی ذکر کرتے ہیں اور یہ سوال دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے وفات سے پہلے شادی بھی کی؟ وہ کہتے ہیں کہ سرینگر میں سلیم اپنے خاندان کا شجرہ نسب حضرت مسیح (علیہ السلام) سے ملاتے ہیں اور بڑے اہتمام سے آپ کے مقبرہ کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(ڈیلی ٹیلیگراف ۸ اگست ۱۹۷۷ء منقول از بدر قادیان ۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء)

بھارت کے مشہور و معروف اخبار "امرت بازار پتریکا" کلکتہ نے اس خبر کو یوں شائع کیا:-

"امریکی تصنیف کے مطابق جو آج شائع ہوئی ہے (حضرت) مسیحؑ کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی۔

موازنہ مذاہب کے ایک امریکی عالم اس امر کے مدعی ہیں کہ تحقیقات کی رو سے اس امر کی کوئی بھی شہادت نہیں کہ حضرت مسیح کا صلیب پر انتقال ہوا ہو عالم موصوف استفسار کرتے ہیں کہ آیا (حضرت) مسیح نے (وطن سے ہجرت کی خاطر) ایک طویل راستہ اختیار کیا اور کشمیر میں آباد ہو کر وہاں شادی کر لی تھی عالم موصوف اس بات کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ سری نگر میں (ایک صاحب) مسلم کا خاندان ایسا شجرہ پیش کر سکتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خاندان براہ راست (حضرت) مسیح کی نسل سے ہے۔ یہ امر بھی بتاتا ہے کہ یہ خاندان ان کی قبر کی حفاظت بہت فکر سے کرتا ہے جو کہ شہر کے وسط میں ہے۔"

(امرت بازار پتریکا کلکتہ ۹ اگست ۱۹۷۷ء)

ان ہر دو حوالوں سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک امریکن عالم کے ذریعہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ نظریئے کی تصدیق کروا دی اور اس نے تحقیق کرنے کے بعد یہ نتیجہ پیش کیا کہ کشمیر میں جو قبر ہے وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے۔ آپ واقعہ صلیب کے بعد ہجرت کر کے وہاں آباد ہو گئے تھے اور وہاں شادی بھی کروائی تھی اور آپ کے ہاں اولاد بھی ہوئی تھی اور پھر وہاں وفات پاکر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے تھے۔

جماعت احمدیہ قادیان نے کوشش کی تھی کہ کشمیر کے سلیم صاحب سے مل کر مذکورہ بالا شجرہ حاصل کیا جائے مگر اس میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ جیسا کہ اخبار بدر نے لکھا ہے کہ:-

"جماعت احمدیہ سرینگر کے ذریعہ کوشش کرنے پر سلیم صاحب نے اپنا شجرہ نسب نہیں دکھایا۔ اس لئے اس بارہ میں یہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ خاندان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسل ہے البتہ اس سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ اہالیان کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی ہجرت کر کے آنے اور وہاں شادی کر کے آباد ہونے کا خیال پایا جاتا ہے۔"

(بدر قادیان ۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء)

بمبئی کے مشہور و معروف اخبار بلٹز نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے:-

"یقین کیا جاتا ہے کہ اس کا مقبرہ سری نگر کے محلہ یار خان میں اب بھی موجود ہے۔ اسے یہاں "عیسو صاحب"۔ "یوز آسف" اور نبی صاحب" کے مزار جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے ۔۔ کہا جاتا ہے کہ کشمیر کے بارہ مولا کا نام بھی عیسیٰ کے بارہ ملاڈل (یا شاگردوں) کے نام پر ہی رکھا گیا تھا۔"

(ہفت روزہ بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۷ء)

یعنی:-

"اس امر کے بہت سے مذہبی اور تاریخی ثبوت پیش کئے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نہ صرف ہندوستان تشریف لائے تھے۔ بلکہ انہوں نے داعی اجل کو بھی یہیں لبیک کہا تھا اور ان کی تدفین کشمیر میں عمل میں آئی تھی کچھ زمینداروں کا یہ بیان تھا کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب سے بچا لیا گیا تھا۔ انہیں ہندوستان میں پناہ دی گئی تھی اور بعد میں کشمیر میں ان کا انتقال ہوا تھا"

(ہفت روزہ بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۷ء)

ایک سکھ دودان سردار جوگندر سنگھ جی بڑنگ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے:-

"حال ہی میں ایک خبر چھپی تھی کہ عیسیٰ جی صلیب پر شہید نہیں ہوئے بلکہ بیہوش ہو گئے تھے اور ایک عقیدتمند نے انہیں اٹھا لیا تھا۔ عیسیٰ نے بقیہ زندگی کشمیر میں بسر کی تھی۔ ان کی قبر کشمیر میں بنائی گئی ہے۔"

(اکالی پتر کا جالندھر نرنکاری ایڈیشن ۱۹۶۷ء)

ان تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر مرنے سے بچ جانا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف اب سبھی محققین کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ مگر اس کی اولیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہے۔ حضورؑ نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے زندہ اتار لیا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ ہجرت کر کے کشمیر آ گئے تھے اور وہاں آباد ہو گئے تھے۔ آپ کی بقیہ زندگی کشمیر میں ہی گزری تھی اور وہاں پر ہی ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کے بارہ میں یہ کہنا کہ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں ہیں۔ ایک ایسا خیال ہے جس کی تائید میں نہ کوئی عقلی دلیل پیش کی جا سکتی ہے اور نہ نقلی۔ اور اب تمام اہل دانش اس نظریئے کو ایک حقیقت تسلیم کر رہے ہیں۔

○

ایک زبردست طاقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھا دیتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۰)

کیا آپ کے دل میں اس نعمت کے حصول کی تڑپ ہے؟ اگر آپ اس نعمت سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں تو (۱) قرآن کریم کو باترجمہ پڑھئے اور دوسروں کو پڑھائیے۔ (۲) روزانہ تفسیر صغیر سے باہمی تلاوت کیجئے اور محاسبہ کیجئے کہ کیا آپ اس کے احکام پر عمل پیرا ہیں۔ (۳) حفظ قرآن کی تحریک میں حصہ لیجئے۔ دسمبر ۱۹۷۷ء تک کم از کم ایک پارہ حفظ کرنے کی کوشش کیجئے۔ (قائد تعلیم القرآن انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام

تینتیسواں ۳۳ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

منعقدہ

۴-۵-۶ نبوت/نومبر ۱۳۵۶ھش، نومبر ۱۹۷۷ء

بمقام ربوہ

پہلا دن - ۴ نبوت - جمعۃ المبارک

۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰ حصول ٹکٹ داخلہ

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ جائزہ و ہدایات از مکرم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

۱۱-۳۰ تا ۲-۳۰ وقفہ برائے کھانا - نماز جمعہ و عصر

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ مقام اجتماع میں واپسی۔

۲-۴۵ تا ۴-۱۵ اطفال ترتیب سے خدام کے مقام اجتماع میں جائیں گے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب سنیں گے (انشاء اللہ)

۴-۱۵ تا ۴-۵۵ چھلانگیں لگانا - ثابت قدمی۔

۴-۵۵ تا ۵-۱۵ تیاری نماز ۵-۱۵ تا ۵-۳۵ نماز مغرب و عشاء

۵-۳۵ تا ۶-۰۰ تقاریر بعلماء سلسلہ ۶-۰۰ طعام

(ربوہ کے اطفال کی گھروں کو واپسی)

اس دوران ابتدائی علمی مقابلہ جات ہوں گے اور معیار پر پورا اترنے والے اطفال فائنل مقابلہ جات کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔

دوسرا دن - ۵ نبوت - ہفتہ

۴-۴۵ بیداری و تیاری نماز

۴-۴۵ تا ۶-۰۰ نماز فجر و درس قرآن مجید

۶-۰۰ تا ۶-۳۵ دوڑیں و دیگر کھیلیں

۶-۳۵ تا ۷-۳۵ ناشتہ (اس دوران مشاہدہ و معائنہ و پیغام رسانی کے مقابلے ہوں گے)

۷-۳۵ تا ۸-۴۵ فٹ بال م۱، م۲ (اس دوران وظیفہ کا امتحان ہوگا)

۸-۴۵ تا ۹-۴۰ مقابلہ تلاوت قرآن کریم و حفظ قرآن کریم۔

۹-۴۰ تا ۱۰-۱۰ خطاب محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

۱۰-۱۰ تا ۱۰-۵۰ پرچہ عام معلومات و ذہانت

۱۰-۵۰ تا ۱۱-۵۰ خصوصی اجلاس - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی جائے گی۔

۱۱-۵۰ تا ۱۲-۵۰ مقابلہ عام معلومات (زبانی)

۱۲-۵۰ تا ۱-۳۵ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز (اس دوران نظم خوانی اور حفظ کے مقابلے ہوں گے)

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ نماز ظہر و عصر ۲-۰۰ تا ۳-۰۰ مقابلہ تقریر (معیار صغیر)

۳-۰۰ تا ۴-۵۵ کبڈی و دیگر کھیلیں۔

۴-۵۵ تا ۵-۱۵ تیاری نماز ۵-۱۵ تا ۵-۳۵ نماز مغرب و عشاء

۵-۳۵ تا ۶-۳۵ مقابلہ تقریر (معیار کبیر)

۶-۳۵ طعام (ربوہ کے اطفال کی تنظیم سے گھروں کو واپسی)

۸-۰۰ تا ۹-۰۰ اجلاس عاملہ مرکزیہ و ناظمین اطفال ضلع۔

تیسرا دن - ۶ نبوت - اتوار

۴-۴۵ بیداری و تیاری نماز

۴-۵۵ تا ۶-۰۰ نماز فجر و درس حدیث۔

۶-۰۰ تا ۶-۱۵ اجتماعی ورزش۔

۶-۱۵ تا ۷-۳۵ ناشتہ (اس دوران اذان اور مضمون نویسی کا مقابلہ ہوگا)

۷-۳۵ تا ۱۰-۳۰ کبڈی فائنل - فٹ بال فائنل۔

۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰ تلقین عمل (مرکزی سیکرٹریان ضروری ہدایات دیں گے)

۱۱-۰۰ تا ۱۲-۰۰ تقسیم انعامات

۱۲-۰۰ تا ۲-۳۰ وقفہ برائے نماز ظہر و عصر و طعام۔

۲-۳۰ اطفال کی تنظیم کے ساتھ خدام کے مقام اجتماع کی طرف روانگی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوران سالی کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمائیں گے اور اختتامی خطاب سے نوازیں گے۔

دعا کے بعد تمام اطفال کو اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت ہوگی۔

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

گمشدہ چابیوں کا گچھا

چابیوں کا ایک گچھا جو کہ یونس فین کے سبز رنگ بیلٹ ہے ۷۷/۱۰/۱۳ بروز جمعرات ایوانِ محمود سے رحمت بازار جاتے ہوئے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو ازراہِ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں:-

(ظہیر احمد انور ایوانِ محمود - ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے استاد مکرم میاں غلام یسین صاحب موضع ممدانہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات بعمر قریباً ۶۵ سال مورخہ ۷۷/۱۰/۴ کو چار بجے شام فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ممدانہ)

درخواست ہائے دعا

۱- عزیزم سید محمود احمد صاحب کراچی (جو میری بیوی کے بھتیجے ہیں) ۲۵/۹ کو حیدرآباد سے کراچی جاتے ہوئے جیپ اور ایک سکوٹر کے حادثہ سے سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ جان بچ گئی ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کے لئے دعا کی خاص درخواست ہے۔ (سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

۲- مورخہ ۷۷/۱۰/۹ کو میری بچی نسرین ناصرہ بیگم میجر محمد اجمل صاحب بھٹی کو کار کے ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ بایاں پسلیاں، کالر بون اور ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہیں۔ کان اور سر پر بھی چوٹیں آئی ہیں۔ اُسی دن سے بے ہوش پڑی ہے۔ کبھی کبھار معمولی ہوش آتی ہے۔ سی ایم ایچ کوئٹہ میں داخل ہے اور حالت بہت ہی تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم اپنے خاص فضل سے بچی کو صحت عطا فرمائے۔ (ریٹائرڈ سکواڈرن لیڈر محمد حنیف بھٹی حال کوئٹہ)

۳- میرے شوہر مکرم عبدالرشید صاحب مبشر کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور پاؤں کی ہڈیاں متاثر ہوئی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ (صادقہ رشید بنت قاضی عبدالرحمن صاحب مرحوم - کراچی)

۴- خاکسار کے بیٹے مبشر احمد زاہد کے گرنے سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے آمین۔ (محمد رمضان زاہد انسپکٹر پروڈکشن آفس لیور شیخوپورہ لاہور)

۵- خاکسار کی ہمشیرہ عذرہ پروین عرصہ سے بیمار تھی اب بفضل تعالیٰ افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شمیم احمد کراچی)

قائدین کرام! اسرائے خدمت کی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کا جسدِ خاکی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر جنازہ کو کندھا دیا

ربوہ ۱۸ر اخاء (۱۸ر اکتوبر ۱۹۷۷ء) آج بعد نماز عصر مسجد مبارک سے ملحق شرقی میدان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر جنازہ کو کندھا دیا جس کے بعد قبرستانِ عام میں تدفین عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت قبرستان میں بھی تشریف لائے۔ جہاں پر حضور نے قبر پر مٹی ڈالی اور پھر تدفین مکمل ہو جانے پر اجتماعی دعا کرائی۔ نماز جنازہ میں جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی بکثرت شامل ہوئے۔

جیسا کہ کل کے پرچے میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم ۱۷ر اکتوبر کو چار بجے شام اوکاڑہ میں (جہاں آپ اپنی زمین کی نگرانی کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے) دل کے عارضہ میں مبتلا ہو کر بعمر ۷۴ سال اچانک وفات پا گئے تھے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج علی الصبح جنازہ اوکاڑہ سے ربوہ پہنچا تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کے بیٹے، حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے برادرِ اصغر، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے داماد اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔اے (ناظر خدمتِ درویشان و ایڈیشنل ناظر اعلیٰ) و محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کے چچا تھے۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ دو بیٹے (مکرم مرزا نسیم احمد صاحب و مکرم مرزا سلیم احمد صاحب) اور تین بیٹیاں (محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب و محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ بیگم میجر ملک شیر احمد صاحب) آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم مرزا نسیم احمد صاحب حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے داماد ہیں۔ گذشتہ نومبر میں آپ کے ایک بیٹے مکرم مرزا شمیم احمد صاحب جاپان میں اچانک دل کے عارضہ سے وفات پا گئے تھے۔

ادارۂ الفضل اس سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ مدظلہا (بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ)، حضرت سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں نیز محترم مرزا صاحب مرحوم کے صاحبزادگان، صاحبزادیوں نیز محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر جملہ افراد سے جماعت کی طرف سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور جملہ لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے اور خود ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے دو انٹرویو ہو چکے ہیں اور جن طلباء کو میٹرک کے تسلی بخش نتیجہ کی شرط کے ساتھ منتخب کیا گیا ہے ان کی پڑھائی ۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء سے شروع ہو چکی ہے۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور وہ خدمتِ اسلام بجا لانے کی غرض سے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ زیادہ سے زیادہ یکم نومبر ۱۹۷۷ء تک مقامی جماعت کے امیر صاحب کی تعارفی چٹھی لیکر جمعۃ المبارک کے سوا کسی دن آٹھ بجے صبح سے لے کر ایک بجے دوپہر تک وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

نوٹ:۔ مقامی جماعت کے امیر صاحب کی تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور آخری پاس شدہ امتحان میں حاصل کردہ نمبر و ڈویژن کی تصدیق بھی ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تقریب شادی

(۱) بتاریخ ۸ر اکتوبر ۱۹۷۷ء مکرم چوہدری عبد المغنی خان صاحب زاہد واقفِ زندگی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن محترم چوہدری عبد المومن خان صاحب مرحوم کاٹھگڑھی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ عابدہ شفیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد القادر خان صاحب آف دھرم نگر چونگی لاہور کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

بارات بعد نماز عصر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کی سرکردگی میں محلہ دار الرحمت شرقی سے روانہ ہو کر مکرم چوہدری مبارک احمد خان صاحب کے مکان واقع دار النصر پہنچی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کرائی۔

اگلے روز ۹ر اکتوبر بروز اتوار دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔

(۲) ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتِ احمدیہ فیصل آباد نے میری پھوپھی زاد بہن عزیزہ حمیدہ بیگم بی۔اے، بی ایڈ بنت مکرم عبد الحمید صاحب آصف ایم۔اے بلاک ۱۲ کوہ نور نگر فیصل آباد کا نکاح عزیزم مبارک احمد بی۔ایس سی ابن مکرم چوہدری عثمان غنی صاحب سیکرٹری مال چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ چار بجے شام برات کی روانگی کے وقت خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ عزیزم مبارک احمد صاحب محترم حاجی اللہ بخش صاحب مرحوم آف چندر کے منگولے کے پوتے ہیں اور عزیزہ حمیدہ بیگم محترم محمود عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی ربوہ کی بھانجی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنا کر اسلام و احمدیت اور فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(مقبول احمد ذبیح واقفِ زندگی مقامی مربی ربوہ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴